سورة الانعام

آیات ۹۲ - ۹۷

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَ مَنْ
حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝۹۲
وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ
قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ
بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ
تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹۳ وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی
كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَ مَا نَرٰی مَعَكُمْ
شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا
كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰی ؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ مُخْرِجُ
الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ۝۹۵ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا
وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝۹۶ وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ
النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۹۷

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَلِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰى وَمَنۡ حَوۡلَهَا‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ - اور یہ ایک کتاب ہے ہم نے اتارا جس کو

مُبٰرَكٌ - برکت دی ہوئی

بَارَكَ يُبَارِكُ ، مُبَارَكَةً - کسی شے میں خیر الٰہی ثابت ہونا (III)

مُبٰرَکٌ - خیر و برکت والی

مُّصَدِّقُ الَّذِىۡ - تصدیق کرنے والی اس کی جو

مُّصَدِّقٌ - تصدیق کرنے والی

بَيۡنَ يَدَيۡهِ - اس کے سامنے (یعنی پہلے) ہے

وَلِتُنۡذِرَ - اور تاکہ آپ خبردار کریں

أَنْذَرَ يُنْذِرُ ، إِنْذَارًا - خبردار کرنا (IV)

اُمَّ الۡقُرٰى - بستیوں کی ماں (یعنی مکہ والوں) کو

قُرٰی جمع ہے قَرْيَة کی

اُم القری بستیوں کی اصل / جڑ / ماں

اس کا اطلاق مکہ مکرمہ پر کیا گیا ہے، مکہ تمام عرب کا دینی اور دنیاوی مرجع اور اس کی حیثیت مرکزی بستی کی تھی

وَمَنۡ حَوۡلَهَا - اور ان کو جو اس کے ارد گرد ہیں

حَوْل - ارد گرد

ماحول - جو ارد گرد ہے

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ - اور وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ - آخرت پر وہ ایمان لاتے ہیں اس پر

وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ - اور وہ لوگ اپنی نماز پر (یعنی نماز کی)

يُحَافِظُوْنَ - حفاظت کرتے ہیں

حَافَظَ يُحَافِظُ ، مُحَافَظَةً ۔ حفاظت کرنا، پابندی کرنا (III)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ٥ سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو ۔ ۲/۲۳۸

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحٰفِظُوْنَ ٥ اور جو اپنی نمازوں کی (مداومت کے ساتھ) حفاظت کرنے والے ہیں۔ ۲۳/۹

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَلِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰى وَمَنۡ
حَوۡلَهَا ؕ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَهُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ ﴿۹۲﴾

(اُسی کتاب کی طرح) یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔ بڑی خیر و برکت والی ہے اُس چیز کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آئی تھی اور اس لیے نازل کی گئی ہے کہ اس کے ذریعہ سے تم بستیوں کے اِس مرکز (یعنی مکہ) اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو متنبہ کرو جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور ان کا حال یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں

(Like that Book) this too is a Book which We have revealed; full of blessing, confirming what was revealed before it so that you might warn the people of the Mother of Cities (Makka) and those around it. Those who believe in the Hereafter believe in it, and are ever mindful of their Prayers

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

قرآن حکیم ایک انتہائی مبارک کتاب

- اہل مکہ یہود کی ترغیب پر سوال کرتے تھے کہ جب توراۃ اللہ کی کتاب ہے اور وہ موسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی اور موسیٰؑ اللہ کے سچے رسول تھے تو پھر اس کتاب کی موجودگی میں آخر نئی کتاب کے نزول کی ضرورت کیا ہے؟
- یہ وہ کتاب مبارک ہے جس کی بشارت ابراہیم کو دی گئی اور جس کی پیشین گوئی موسیٰ اور مسیح سب نے کی ہے۔ یہ اسی بشارت ابراہیمی کا ظہور اور انہی پیشینگوئیوں کی تصدیق ہے جو پہلے سے موجود ہیں۔ یہاں قرآن کے لیے 'مبارک' اور 'مصدق' کے الفاظ اس سند کو ظاہر کر رہے ہیں جو پچھلے صحیفوں میں اس کی موجود ہے
- قرآن مجید ایک گراں قدر، عالی رتبہ اور مبارک کتاب ہے جس میں انسان کی فلاح و بہبود کے لیے بہترین اصول پیش کیے گئے ہیں۔ انسانی احساسات کی اصلاح کے لیے صحیح عقائد کی تعلیم ہے، اجتماعی زندگی کے لیے ایک ایسا آئین، دستور اور قانون دیا گیا ہے جس میں انسانی طبقات کو نہیں بلکہ صرف انسانی بھلائی کو موضوع بنایا گیا ہے، اخلاق فاضلہ کی تلقین ہے، پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت ہے
- اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور اس رسولؐ نے خود گھڑ لی ہے تو پھر بنا لاؤ اس کی مانند
- دیکھو! اس کتاب کی دعوت نے انسانوں کے گروہ میں سے ایسے لوگوں کو اپنے گرد جمع کیا ہے اور اس کے سبب ان کی زندگی میں وہ انقلاب رونما ہوا ہے کہ وہ انسانوں کے درمیان اپنی خدا پرستی کے اعتبار سے سب سے ممتاز ہیں۔ کیا یہ خصوصیات اور یہ نتائج کسی ایسی کتاب کے ہو سکتے ہیں جسے کسی جھوٹے انسان نے گھڑ لیا ہو؟

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

- اس آیت کا وہ مفہوم صحیح نہیں جو مستشرقین نے نکالا کہ اسلام کی دعوت صرف اہل مکہ اور اس کے ارد گرد بسنے والے لوگوں کے لیے ہے۔
- اس طرح کا مفہوم یوں نکالا جاتا ہے کہ کسی آیت کو قرآن مجید کے دوسرے حصوں سے کاٹ کر الگ تھلگ اس کی من مانی تشریح کی جائے (حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس دعوت کے ابتدائی دنوں میں ہی فرما دیا کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۲۱:۱۰۷) اور ہم نے تجھے پورے جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے ۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (۳۴:۲۸) اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے)
- اُم الْقُرى کا استعمال توصیفی صورت میں مکہ کے لیے ہونے کے باوجود دوسرے شہروں اور علاقوں کی جانب بھی متوجہ ہے۔ وَمَنْ حَوْلَهَا کے الفاظ میں بڑی فصاحت اور وسعت ہے ۔ ماحول کا ایک دائرہ تو بالکل قریبی (immediate) ہوتا ہے ، پھر اس سے باہر ذرا زیادہ فاصلے پر ، اور پھر اس سے باہر مزید فاصلے پر۔ یہ دائرہ پھیلتے پھیلتے پورے کرہ ارض پر محیط ہو جائے گا اور یوں اسلام اور قرآن کی دعوت تمام لوگوں اور تمام علاقوں کے لیے ہے۔
- قرآن پر ایمان رکھنے والے مومنین کی خصوصیات- کہ وہ اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں، وہ قیام قیامت کا یقین ہو جانے کے بعد کتاب ہدایت کے نزول کو مان لینے کے بعد بصورتِ نماز تعلق باللہ قائم کرتے ہیں

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ قَالَ اُوۡحِىَ اِلَىَّ وَلَمۡ يُوۡحَ اِلَيۡهِ شَىۡءٌ وَّ مَنۡ قَالَ سَاُنۡزِلُ مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ؕ

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ - اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے

استفهام انکاری

افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا - گھڑا اللہ پر ایک جھوٹ

افۡتَرٰى - قرآن میں یہ لفظ جھوٹ، شرک اور ظلم کے معنی میں

اَوۡ قَالَ اُوۡحِىَ اِلَىَّ - یا اس نے کہا وحی کی گئ میری طرف

افتراء پردازی، مفتری

وَلَمۡ يُوۡحَ اِلَيۡهِ شَىۡءٌ - حالانکہ نہیں وحی کی گئ اس کی طرف کوئی چیز

وَّ مَنۡ قَالَ سَاُنۡزِلُ - اور جس نے کہا عنقریب میں اتاروں گا

مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ - اس کے جیسا جو اتارا اللہ نے

وَلَوۡ تَرٰٓى - اور اگر تم دیکھتے

رَأَى يَرَى ، رُؤْيَةً - دیکھنا

اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ - جب ظالم لوگ

غَمِرَ يَغْمَرُ ، غَمَرٌ - بے ہوش ہونا

فِىۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ - موت کی سختیوں میں ہوں گے

غمرات - موت کی سختیاں (جس سے انسان کے ہوش وحواس جاتے رہتے ہیں

وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ - اور فرشتے اپنے ہاتھوں کو پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں

بَاسِطُوْٓا اصل میں بَاسِطُوْنَ تھا، اضافت کی وجہ سے ن گر گیا

اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ - (کہ) نکالو اپنی جانوں کو

بَسَطَ - پھیلانا (شرح وبسط)

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ - آج کے دن تمہیں بدلہ دیا جائے گا

عَذَابَ الْهُوْنِ - ذلت کے عذاب کا

هَانَ يَهُوْنُ ، هُوْنًا حقیر ہونا، قابل نفرت ہونا

هَوْن نفرت، ذلت

اہانت، توہین

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ - بسبب اس کے جو تم کہتے تھے

عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ - اللہ پر حق کے بغیر

وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ - اور تم لوگ اس کی نشانیوں سے

تَسْتَكْبِرُوْنَ - تکبر کرتے تھے

اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ ، اِسْتِكْبَارًا تکبر کرنا (X)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ
سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا
اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ
غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

اور اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑے، یا کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے درآں حالیکہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو، یا جو اللہ کی نازل کردہ چیز کے مقابلہ میں کہے کہ میں بھی ایسی چیز نازل کرکے دکھادوں گا؟ کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکرات موت میں ڈبکیاں کھارہے ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ "لاؤ، نکالو اپنی جان، آج تمہیں اُن باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق بکا کرتے تھے اور اُس کی آیات کے مقابلہ میں سرکشی دکھاتے تھے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ
سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا
اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

Who can be more unjust than he who places a lie on Allah and who says: 'Revelation has come to me' when in fact nothing was revealed to him, and who says: 'I will produce the like of what Allah has revealed?' If you could but see the wrongdoers in the agonies of death, and the angels stretching out their hands (saying): 'Yield up your souls! Today you will be recompensed with the chastisement of humiliation for the lie you spoke concerning Allah, and for you waxing proud against His signs.

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِىَ اِلَىَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَىْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ

تین قسم کے ظالم افراد

- اس آیت کریمہ میں تین قسم کے ظالم افراد کا ذکر ہے جن کے ظلم شناعت میں ایک جیسے ہیں

1. وہ شخص جو اللہ کے دین کی طرف غلط باتیں منسوب کرتا ہے بدعات وسیئات کو دین کے نام سے پھیلاتا ہے اور رسوم وعقائد کو دین سمجھتا ہے، ظالم اور مفتری ہے (اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے)، اس میں غیروں کو اللہ کا شریک سمجھنا اور اپنی طرف سے حلال وحرام کے احکام وضع کرنا شامل ہے
2. وہ جو مدعی نبوت ہے اور الہام ووحی کو اپنی ذات سے منسوب کرتا ہے، اپنی نبوت/ رسالت کا اعلان کرتا ہے حالانکہ خدا نے اسے منصب نبوت پر فائز نہیں کیا، اسے پیغمبر بنا کر نہیں بھیجا، اور الہام ووحی سے قطعاً محروم ہے ظالم ہے
3. وہ لوگ جو دعوٰی کرتے ہیں کہ وہ قرآن جیسا کلام پیش کر سکتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور ظالم ہیں

- ان تینوں کی ملنے والی سزا کا بھی بتا دیا گیا کہ اس دنیا کے اندر جب ان کی موت کا وقت آئے گا یہ موت کی سختیاں جھیلیں گے فرشتے ان سے انتہائی ذلت و حقارت سے پیش آئیں گے، جو ان کے احساسِ ذلت کو دو چند کر دے گا اور مرنے کے بعد ان کے تکبر، تمرد، انکار اور ظلم کے سبب انہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا کی دنیا میں انہوں نے دین حق اور رسولِ برحق اور ان کے متبعین کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کیا تھا

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ

- قرآن مجید میں ۱۹ مرتبہ اللہ پر جھوٹ باندھنے یا منسوب کرنے پر وعید اور اللہ کی ناپسندیدگی کا ذکر
- وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا...... (6:21، 6:93، 11:18،6:144 ، 18:15، 29:68، 61:7)
- فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا..... (10:17)
- قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ (10:69)
- إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ (23:38)
- أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ... (42:24)

- اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے نسبت جھوٹ گھڑنے اور ان سے جھوٹی بات منسوب کرنے کی شدید وعید آئی ہے
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ - مسلم (والبخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه) حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكۡتُمۡ مَّا خَوَّلۡنٰكُمۡ وَرَآءَ ظُهُوۡرِكُمۡ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمۡ

وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا - اور بیشک تم آگئے ہو ہمارے پاس

جَاءَ يَجِيءُ ، مَجِيْئاً - آنا

فُرَادٰى - اکیلے اکیلے

فَرْد - اکیلا | فُرَادٰى ، اَلْفُرْدَة کی جمع (تنہا جانے والا) | اکیلا اکیلا

كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ - جیسے کہ ہم نے پیدا کیا تم کو

اَوَّلَ مَرَّةٍ - پہلی مرتبہ

مَرّ / مَرَّة کسی چیز کا گذرنا (ایک دفعہ)، وقت کا گذرنا

مَرَّتَان - دو مرتبہ، مَرَّات / مَرَار - کئی بار، بار بار

وَّتَرَكۡتُمۡ - اور تم چھوڑ آئے

مَّا خَوَّلۡنٰكُمۡ - اس کو جو ہم نے عطا کیا تم کو

خَوَّلَ يُخَوِّلُ ، تَخْوِيْلاً - مالک بنانا، دینا (II)

وَرَآءَ ظُهُوۡرِكُمۡ - اپنی پیٹھوں کے پیچھے

ظَهْر - پیٹھ (جمع ظُهُوْر)

وَمَا نَرٰى مَعَكُمۡ - اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ

رَأٰى يَرٰى ، رُؤْيَةً - دیکھنا

شُفَعَآءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمۡتُمۡ اَنَّهُمۡ فِيۡكُمۡ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدۡ تَّقَطَّعَ بَيۡنَكُمۡ وَ ضَلَّ عَنۡكُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۹۴﴾

شُفَعَآءَكُمُ - تمہارے ان سفارشیوں کو

شُفَعَآءَ - شَفِيۡع کی جمع (شفاعت کرنے والا)

الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ - جن کو تم سمجھتے تھے

زَعَمَ يَزۡعُمُ ، زَعۡمًا - گمان کرنا، غلط تخمینہ لگانا

اَنَّهُمۡ فِيۡكُمۡ شُرَكٰٓؤُا - کہ وہ تم میں ساجھے دار ہیں

شُرَكٰٓؤُا - شَرِيۡكٌ کی جمع (شریک)

لَقَدۡ تَّقَطَّعَ - یقیناً کٹ چکے ہیں (سارے ناطے)

تَقَطَّعَ يَتَقَطَّعُ ، تَقَطُّعًا - منقطع ہونا (۷)

بَيۡنَكُمۡ - تمہارے درمیان

وَ ضَلَّ عَنۡكُمۡ - اور گم ہوگئے تم سے

مَّا كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ - وہ جن کا تم زعم کرتے تھے

وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكۡتُمۡ مَّا خَوَّلۡنٰكُمۡ وَرَآءَ ظُهُوۡرِكُمۡ‌ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمۡ
شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ اَنَّهُمۡ فِيۡكُمۡ شُرَكٰٓؤُا‌ ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيۡنَكُمۡ وَضَلَّ عَنۡكُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۹۴﴾

(اور اللہ فرمائے گا) "لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہوگئے جیسا ہم نے تمھیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا، جو کچھ ہم نے تمھیں دنیا میں دیا تھا وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو، اور اب ہم تمھارے ساتھ تمھارے اُن سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمھارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے، تمھارے آپس کے سب رابطے ٹوٹ گئے اور وہ سب تم سے گم ہوگئے جن کا تم زعم رکھتے تھے

(And Allah will say): 'Now you have come to Us all alone even as We had created you in the first instance, and you have left behind all that We had bestowed upon you in the world. We do not see with you your intercessors whom you imagined to have a share with Allah in your affairs. You have now been cut off from one another and all those whom you imagined (to be Allah's associates in your affairs) have failed you

وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكۡتُمۡ مَّا خَوَّلۡنٰكُمۡ وَرَآءَ ظُهُوۡرِكُمۡ ۚ وَ مَا نَرٰی مَعَكُمۡ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ اَنَّهُمۡ فِيۡكُمۡ شُرَكٰٓؤُا ؕ

اللہ کی بارگاہ میں تنہا حاضری کی تذکیر و یاددہانی

- انسان موت کے بعد، اپنی اولین خلقت کی طرح، تن تنہا بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا۔
- اس آیت کریمہ میں میدان محشر میں بنی نوع انسان کی حالت کی منظر کشی کی گئی ہے کہ جب حساب و جزا کے لیے اللہ کے سامنے ان کی پیشی ہوگی تو وہ بالکل تنہا ہوگا، نہ اس کا مال ساتھ ہوگا نہ اولاد، اور نہ وہ بت اور جھوٹے معبود ساتھ ہوں گے جنھیں وہ اپنا سفارشی گمان کرتا تھا۔
- وَعُرِضُوْا عَلٰي رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ [الکھف : ۴۸] اور وہ تیرے رب کے سامنے صفیں باندھے ہوئے پیش کیے جائیں گے، بلاشبہ یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح آئے ہو جیسے ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا
- وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا [مریم : ۹۵] اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس اکیلا آنے والا ہے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلا سَيُكَلِّمُهُ رَبَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ، ثُمَّ يَنْظُرُ مَنْ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلا يَرَى إِلا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ ، فَلا يَرَى إِلا مَا قَدَّمَ ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَلا يَرَى إِلا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

تم سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ براہ راست گفتگو کریگا (حساب لے گا)، کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہو گا - جب یہ شخص دائیں جانب دیکھے گا تو سوائے اپنے اعمال کے کچھ نہ پائے گا اور جب وہ بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی تو سوائے اپنے اعمال کے کچھ نہ پائے گا پھر سامنے دیکھے گا تو وہاں جہنم اپنی ہولناکیوں کے ساتھ موجود ہو گی، تو پھر اے لوگو آگ سے بچنے کی فکر کرو چاہے کھجور کا آدھا حصہ ہی دیکر - (متفق علیہ)

وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾

- انسان ہر وہ چیز جو اس دنیا میں اس کے پاس ہے یہیں پیچھے چھوڑ جائے گا، ان مال واسباب میں سے جن کے حصول کے لیے وہ دن رات ایک کر دیتا ہے اور وہ ان کے لیے اپنے خالق ومالک اور معبود کو بھول جاتا ہے وہ کچھ ساتھ نہ لے جاسکے گا، انسان کی حیات اور اس کی زندگی کے دوسرے وسائل سب کے سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور اسی کے عطا کردہ ہیں۔
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي وَمَالِي وَإِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَأَقْنَى مَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ
- نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا انسان کہتا پھرتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کا مال تو صرف یہ تین چیزیں ہیں جو کھا کر فناء کردیا یا پہن کر پرانا کر دیا اللہ کے راستہ میں دے کر کسی کو خوش کر دیا اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب لوگوں کے لیے رہ جائے گا۔ (مسلم، ترمذی، مسنداحمد، سنن کبری للبیھقی)
- اس طرح مال کے علاوہ بھی بڑی غلط فہمی جو انسان کی غفلت اور حقائق سے دوری کے نتیجے میں لاحق ہوتی ہے وہ دوسروں کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے کا خیالِ باطل ہے جس کی طرف یہاں توجہ دلائی گئ ہے
- موت کے آتے ہی وہ شفاعت کے اس باطل تصور کے بیہودہ اور لغو ہونے کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں گے اس لیے کہ موت کے ساتھ ہی انسان کی آنکھیں سے پردے ہٹ جاتے ہیں اور ہو حقائق کو دیکھنے لگتا ہے

آیات 101 - 95

رکوع 12

- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان ہے، توحید کے آفاقی دلائل ہیں
- اللہ تعالیٰ نے توحید کے ثبوت میں کائنات میں پھیلی ہوئی اپنی ربوبیت کی کارسازیوں کی ایک جھلک دکھائی ہے۔
- اللہ ہی ہے جو بیج اور دانے کو پھاڑ کر اس میں سے پودے اور درخت نکالتا ہے۔ مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کرتا ہے۔ اسی نے آسمان، سورج، چاند اور ستارے بنائے۔ انسان کو تخلیق کیا اور اس کی جملہ ضروریات کا انتظام کیا۔ بارش برسائی اور اس سے طرح طرح کی نباتات، سبزیاں اور پھل پیدا کیے
- اتنی بڑی کائنات اور اس نظام میں کسی کا کوئی دخل نہیں تو پھر دوسرے کو کس عقل سے خدا بنایا جارہا ہے؟

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَ النَّوٰی ؕ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ مُخۡرِجُ الۡمَیِّتِ مِنَ الۡحَیِّ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۹۵﴾

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ- یقیناً اللہ (ہی) پھاڑ کر نکالنے والا ہے

فلَك يَفلِكُ ، فَلْكاً- کسی چیز کو پھاڑ کر اس میں سے کسی چیز کو ظاہر کرنا

الۡحَبِّ وَ النَّوٰی - دانہ اور گٹھلیوں کا

حَبْ- (اناج کا) دانہ

النَّوٰی- گٹھلیاں

النَّوَاۃ- (واحد) گٹھلی

یُخۡرِجُ الۡحَیَّ -وہ نکالتا ہے زندہ کو

مِنَ الۡمَیِّتِ - مردہ (میں) سے

وَ مُخۡرِجُ الۡمَیِّتِ - اور (وہ) نکالنے والا ہے مردہ کو

مِنَ الۡحَیِّ - زندہ (میں) سے

ذٰلِکُمُ اللّٰهُ - یہ اللہ ہے

أفَكَ يَأفِكُ ، إفْكًا- جھوٹ بولنا، بہکانا کسی شے کے اپنی اصل سے پھرنا

فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ - پھر کہاں سے تم لوگ پھیرے جاتے

تُؤۡفَکُوۡنَ- تم پھیرے جاتے ہو

فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّیۡلَ سَکَنًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿۹۶﴾

فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ - وہ پھاڑنے والا ہے صبح کو

الۡاِصۡبَاح - صبح کی روشنی، صبح

وَ جَعَلَ الَّیۡلَ - اور اس نے بنایا رات کو

سَکَنًا - سکون (کے لیے)

وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ - اور سورج اور چاند کو

حُسۡبَانًا - حساب کرنے کے لیے

حُسۡبَانا - برائے حساب، شمار

ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ - یہ مقرر کردہ امر (اندازہ) ہے

الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ - بالادست علیم (ہستی کا)

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ - اور وہ وہی ہے جس نے بنائے

لَكُمُ النُّجُوْمَ - تمہارے لیے ستارے

لِتَهْتَدُوْا - تاکہ تم لوگ راہ پاؤ

اِهْتِدَى يَهْتَدِي ، اِهْتِدَاءً - ہدایت پانا (VIII)

بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ - ان سے اندھیروں میں

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ - سمندر اور زمین کے

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ - ہم نے کھول کھول کر بیان کیا ہے نشانیوں کو

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ - ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَىِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا اللہ ہے وہی زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور وہی مُردہ کو
زندہ سے خارج کرتا ہے یہ سارے کام کرنے والا اللہ ہے، پھر تم کدھر بھکے چلے جا
رہے ہو؟ پردہ شب کو چاک کرکے وہی صبح نکالتا ہے اُسی نے رات کو سکون کا وقت
بنایا ہے اُسی نے چاند اور سورج کے طلوع و غروب کا حساب مقرر کیا ہے یہ سب اُسی
زبردست قدرت اور علم رکھنے والے کے ٹھیرائے ہوئے اندازے ہیں اور وہی ہے
جس نے تمہارے لیے تاروں کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے
کا ذریعہ بنایا دیکھو ہم نے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں اُن لوگوں کے لیے جو علم
رکھتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَ مُخۡرِجُ الۡمَيِّتِ مِنَ الۡحَىِّ ؕ
ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۹۵﴾
فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ ذٰ لِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ
الۡعَلِيۡمِ ﴿۹۶﴾
وَ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ النُّجُوۡمَ لِتَهۡتَدُوۡا بِهَا فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ
لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۷﴾

Truly it is Allah Who causes the grain and the fruit-kernel to sprout. He brings forth the living from the dead and brings forth the dead from the living, Such is Allah، So whither are you tending in error?
It is He Who causes the dawn to split forth, and has ordained the night for repose, and the sun and the moon for reckoning time. All this is determined by Allah the Almighty, the All-Knowing,
It is He Who has made for you the stars that you may follow the right direction in the darkness of the land and the sea. We have indeed spelled out signs for the people who have knowledge

محمد اقبال

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا

قدرت الٰہی کے آفاقی دلائل

- سورۃ الانعام میں باقی مکی سورتوں کی طرح بنیادی انسانی مفاسد کی اصلاح پر زور دیتے ہوئے اسلام کے تینوں عقائد کو مسلسل بیان کیا جا رہا ہے اور ان میں چونکہ عقیدہ توحید سب سے بنیادی عقیدہ ہے، اس لیے سب سے زیادہ اس کی وضاحت کی جا رہی ہے، یہاں ان ۳ آیات میں ٦ دلائل توحید بیان فرمائے

- پہلی دلیل : اللہ تعالیٰ دانہ اور گٹھلی کو پھاڑ کر ان سے پودا اور سبزہ اگانے والے ہیں۔ یہ عمل ہر روز، ہر آن ہو رہا ہے، ایک ایک دانہ توحید خداوندی کا گواہ ہے جب اس کی اس قدرت و عنایت میں کوئی اس کا شریک نہیں تو پھر اس کی عبادت و بندگی میں کوئی اس کا شریک کس طرح ہو سکتا ہے؟

- دوسری دلیل : جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے نکالنا یعنی ایک ضد کو دوسری ضد سے نکالتا ہے۔ یہ اسی کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتا ہے۔ یہ مادہ نیچر اور طبیعات کا کام نہیں کہ صنعت کے ایسے عجیب و غریب کرشمہ دکھا سکے، تو ایسے قادر مطلق سے منہ موڑنا اور کفر کرنا کس طرح زیبا ہے؟

- تیسری دلیل : وہ رات کے اندھیرے کو چیر کر دن کی روشنی نکالنے والا ہے یعنی رات ختم ہو جاتی ہے اور صبح صادق نمودار ہو جاتی ہے تو رات کے اندھیرے میں سے صبح صادق کا اجالا نکالنا یہ اسی کے کمال قدرت کی دلیل ہے۔

فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۹۶﴾
وَ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ النُّجُوۡمَ لِتَهۡتَدُوۡا بِهَا فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۷﴾

○ **چوتھی دلیل** : اسی نے رات کو آرام و سکون کی چیز بنایا کہ دن کا تکان رات کے سونے سے جاتا رہتا ہے۔ انسان حیوان، چرند پرند، سب کو رات میں آرام و سکون حاصل ہوتا ہے۔ جس طرح دن کا اجالا ایک نعمت ہے کہ اس کے ذریعہ انسان دن میں اپنے کاروبار کرتا ہے اسی طرح رات کی تاریکی بھی اللہ کی ایک بڑی نعمت اور قدرت کی نشانی ہے کہ رات میں دن بھر کا تھکا ماندہ انسان آرام کرکے پھر اس قابل ہو جاتا ہے کہ اگلے دن پھر نشاط اور چستی سے کام کر سکے۔

○ **پانچویں دلیل** : چاند اور سورج کی رفتار کو حساب سے ایک خاص اندازہ پر رکھا تاکہ دن، مہینے، سال و موسم سب منضبط اور اپنے اپنے وقت مقررہ پر آتے رہیں۔ سردیوں میں اور گرمیوں میں اپنے اپنے اصول پر چلتے رہتے ہیں۔ دن و رات اسی مرتبہ قاعدہ پر گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں، یہ حیرت انگیز مستحکم نظام طلوع و غروب آفتاب و ماہتاب جس میں کبھی ایک منٹ و سیکنڈ کا فرق نہ آئے۔ یہ اسی ذات پاک کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

○ **چھٹی دلیل** : اسی نے ستاروں کو مسافروں کی رہنمائی کا ذریعہ بنایا تاکہ تاریکی شب میں بھولے بھٹکے مسافر ستاروں کو دیکھ کر اپنے سفر کا رخ معلوم کر سکیں۔ عرب میں ستاروں کے حساب سے جنگل اور سمندر میں راستہ طے کرنے کا دستور و طریقہ رائج تھا۔ آج کل بھی جنگلوں کے اندر خشکی کا سفر اور بحری سفر قطب نما کے ذریعہ طے ہوتا ہے۔ رات کی تاریکی کے وقت سمت کا پتہ لگانا آسان نہیں ہے۔ اس وقت انسان ان ستاروں کے ذریعہ اپنا راستہ متعین کر سکتا ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

قرآنِ مجید کے مبارک ہونے کا پہلو

- برکت کے لغوی معانی " اضافہ، زیادتی و کثرت اور سعادت وخوش بختی کے ہیں"
- وَالْبَرَكَةُ ثُبُوتُ الْخَيْرِ الإلٰهِيِ فِى الشَّيْئِ -برکت کا معنی ہے کسی شے کے اندر خیرِ الٰہی کا پایا جانا - (المفردات)
- قرآن مجید کی بے شمار صفات اور خوبیوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ نے اس کا بابرکت ہونا بتایا ہے

← وَهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ـ ٦:٩٢ اور یہ (وہ) کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، بابرکت ہے، جو کتابیں اس سے پہلے تھیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے

← وَهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ ٦:١٥٥ اور یہ (قرآن) برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے سو (اب) تم اس کی پیروی کیا کرو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

← كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ ۝ ٣٨:٢٩ یہ کتاب برکت والی ہے۔ جسے ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا ہے تاکہ دانشمند لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور نصیحت حاصل کریں

← إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۝ ٤٤:٣ بیشک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں

- اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو مبارک بنا کر نازل فرمایا ـــ اس کا کیا مطلب ہے؟

قرآنِ مجید کے مبارک ہونے کا پہلو

- مبارک ہونے کے اعتبار سے قرآنِ مجید ایک ایسی کتاب ہے جس پر ایمان لانے کے بعد زندگی ایک ایسی نعمت سے سرشار ہو جاتی ہے جس سے انسانیت کو جِلا، دلوں کو سکون اور زندگی کا مقصد بروئے کار آتا دکھائی دیتا ہے
- قرآنِ کریم دو حوالوں سے مبارک ثابت ہوا ہے:

1. واقعاتی حوالے سے - یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی تعلیمات میں اللہ نے خیر و برکت بھر دی ہے۔

البتہ ان تعلیمات کا دارومدار اخلاص سے ان پر عمل کرنے اور اجتماعی زندگی میں ان کے نفاذ پر ہے پھر اس کتاب میں انسانی فلاح و بہبود کے ایسے اصول پیش کیے گئے ہیں کہ کوئی بھی غیر جانبدار غور و فکر کرنے والا شخص انسانی معاملات کی خوش اسلوبی اور انسانی بھلائی کو بروئے کار لانے کے لیے اس سے بہتر اصول کا تصور بھی نہیں کر سکتا

یہ کتاب انسانی دلوں کے بند دروازوں کو کھولتی ہے۔اس کتاب میں انسانی اجتماعی زندگی کو ہمواری سے رواں دواں رکھنے کے لیے ایک ایسا آئین ، دستور اور قانون دیا گیا ہے جس میں انسانی طبقات کو نہیں بلکہ صرف انسانی بھلائی کو موضوع بنایا گیا ہے، عدل واحسان کے سایہ تلے اس کے پروان چڑھنے کے سامان کیا گیا، فلسفہ قانون کی گرہیں کھولی گئی ہیں، قانون کا رشتہ اخلاق سے باندھ دیا گیا، اور پھر اعلیٰ اخلاقی اقدار کی تلقین کی گئی

اس میں انسانی زندگی کو علم کے نور سے روشن کرنے کے لیے علمی ترغیب اور اس کے اساسی اور بنیادی موضوعات کو سامنے لایا گیا ہے، علم کو ایک نور قرار دے کر جہالت کا ہر پہلو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے، گویا اس کتاب میں پوری انسانی زندگی کو انتہائی اعجاز اور بلاغت کے ساتھ

قرآنِ مجید کے مبارک ہونے کا پہلو

2. تاریخی حوالے سے — (قرآن کا مبارک ہونا)- توراۃ کی کتاب پیدائش باب نمبر ۲۴ میں ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بشارت دی تھی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ " خداوند فرماتا ہے اس لیے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اپنا اکلوتا ہی بیٹا دریغ نہ رکھا میں نے قسم کھائی کہ میں تجھے.برکت پر.برکت دوں گا اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں.برکت پائیں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی "

اس بشارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس.برکت سے مراد ایک امت کا اٹھایا جانا ہے جو پوری نوع انسانی کی ہدایت کا باعث بنے اور جس کی سیاسی طاقت دنیا کے بیشتر حصے کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور وہ دنیا کے.بڑے.بڑے پھاٹکوں پر اس طرح قابض ہو جائے کہ.بڑی.بڑی قومیں اس کی پناہ میں آ جائیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطور خاص اللہ کے گھر کی تعمیر کرتے ہوئے جس امت کے اٹھائے جانے کی دعا فرمائی تھی اس کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے تھا اور مرکز اس کا وہی اللہ کا گھر تھا جسے حضرت ابراہیم تعمیر کر رہے تھے اور اسی امت میں آخری رسول کو بھیجے جانے کی دعا مانگی گئی تھی۔ چنانچہ اس دعا کو اللہ نے قبول فرمایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سارے عرب میں پھلی پھولی۔ لیکن جب اس قوم کو اللہ نے.برکت دینے کا فیصلہ فرمایا تو ان میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی۔ قریش اور دوسرے لوگوں نے اسلام قبول کیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس مرکز اسلام سے قوت کے اس طوفان کو نکالا جس نے دیکھتے ہی دیکھتے ربع صدی میں دنیا کی.بڑی حکومتوں پر غلبہ حاصل کرلیا،.بڑی.بڑی قوموں کے تخت الٹ دیئے

قرآنِ مجید کے مبارک ہونے کا پہلو

اسلام کے اس پھیلاؤ سے دنیا کے ایک بڑے حصے سے شرک و بت پرستی کا خاتمہ ہوا اور توحید کی تعلیمات دنیا کے وسیع تر حصوں تک پہنچیں

ان دونوں حوالوں سے جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ یہ سارے امکانات اور تمام اسباب قرآن کریم کی تعلیمات کے نتیجے میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ساتھ پیدا ہوئے اس لیے اس کتاب کو مبارک ٹھہرایا گیا